Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۲ ذیقعد ۱۴۱۰ھ، ۲۸ ہجرت ۱۳۶۹ ہش، ۲۸ مئی ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۱۹

قرآن کریم کے سَو زبانوں میں تراجم

"میں امید رکھتا ہوں کہ۔ اگلے چند سال کے اندر اندر پورے قرآن کریم کے تراجم کی تعداد ایک سو تک پہنچ جائے گی۔ اور اگلے چند مہینے کے اندر۔ پچاس سے تجاوز کر جائے گی۔ پس جہاں تک تیاری کا تعلق ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود بخود کروائی ہے اور اس کا پاکستان سے میرے باہر جانے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۸ مئی ۱۹۹۰ء ص۳ کالم ۱)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے، وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلی اور اطمینان پاتا ہے۔ وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا، نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تقدیر مبرم ہے تو موت آجاوے۔ لیکن اس سے کیا ہوا؟ دنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے ہی نہیں جہاں کوئی ہمیشہ رہ سکے۔ آخر ایک دن اور وقت سب پر آتا ہے کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا۔ پھر اگر اُسے موت آگئی تو ہرج کیا ہوا؟ (ایمان والے) کے لئے تو یہ موت اور بھی راحت رساں اور وصالِ یار کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اگلا جہان اس کے لئے ابدی راحت کا ہے۔ پس نری مصیبت خواہ بیماری کی ہو یا کسی اور قسم کی تکلیف عذاب کا موجب نہیں ہو سکتی بلکہ وہ مصیبت دُکھ دینے والا عذاب ٹھہرتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور بھروسہ نہ ہو۔ ایسے شخص کو البتہ سخت عذاب ہوتا ہے اور اگر کوئی یہ خیال کرے کہ موت ہی نہ آوے تو یہ خیال خام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دُنیا کو ناپائیدار قرار دیا ہے۔ ایسے شخص کے لئے دوسرے جہان میں سخت دردناک جہنم ہوگا جس کے لئے اسے تیار رہنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۴۵)

"اصل یہ ہے کہ مذہب دو ہیں۔ وجودی اور شہودی۔ وجودیوں نے فلسفیوں کی طرح یہ سمجھ لیا ہے کہ انسان کے سوا خدا کچھ نہیں ہے یا خدا کے سوا اور کچھ نہیں، مگر شہودی اس کے سوا ہیں اور وہ ٹھیک ہیں جنہوں نے استیلاءِ محبت اور تجلیات صفات الٰہی سے ایسا معلوم کیا کہ خدا ہے۔ انہوں نے اس کی ہستی اور وجود کے سامنے اپنی ہستی اور وجود کی نفی کرلی اور من تو شدم تو من شدی کے مصداق ہوئے حقیقت میں محبت کے ثمرات میں سے نفی وجود ضروری ہے۔ اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ بلکہ قرآن شریف سے یہ صحیح معلوم ہوتا ہے یہی وہ مقام ہے جو فنا فی اللہ کہلاتا ہے۔ لیکن وجودیوں کا یہ حال نہیں۔ ان کا تو یہ حال ہے کہ گویا انہوں نے ڈاکٹروں کی طرح تشریح کر کے خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے۔ تب ہی تو یہ خود بھی خدا بنتے ہیں۔ حالانکہ یہ صریح غلط اور بے ہودہ امر ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۵۲-۵۳)

طمانیت قلب

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اگر کسی وجود سے کامل طور پر محبت ہو جائے تو اس محبت کے نتیجے میں اس کی ہر عادت اور ہر بات اور ہر ادا پیاری لگنے لگ جاتی ہے اور اسی کا نام طمانیت قلب ہے۔ یعنی انسان کو محبت کا ایسا مقام حاصل ہو جائے اور وہ کسی ایک وجود سے ایسا پیار کرنے لگے کہ پھر اس کی ہر بات پر راضی ہونا سیکھ جائے۔ لیکن یہیں تک بات نہیں رہتی۔ دنیا میں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک انسان اپنے محبوب سے راضی رہتا ہے لیکن محبوب راضی نہیں ہوتا۔ ہر انسان کا اپنا اپنا مقام ہے کوئی خوبصورت ہے کوئی بدصورت ہے۔ کوئی اعلیٰ علمی صلاحیتیں رکھتا ہے۔ کوئی جہالت میں مبتلاء ہے۔ قومی فرق ہیں۔ نسلوں کے فرق ہیں۔ مزاجوں کے فرق ہیں۔ انسانی دنیا میں اکثر ہم یہی دیکھتے ہیں کہ عاشق تو راضی ہوا پھرتا ہے اور معشوق راضی ہی نہیں ہونے میں آتا اور وہ بے چارا ہو بھی نہیں سکتا۔ اس کے

باقی ص۶ کالم ۴ پر

درخواست دعا

○ مکرم حنیف احمد صاحب کامران ربوہ کا بھانجا عزیز عرفان احمد مقیم فرینکفورٹ (جرمنی) کو مورخہ ۲۶ اپریل ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے سر میں شدید چوٹ آئی ہے اور ابھی تک حالت تشویشناک ہے۔

○ مکرم مولوی لطیف احمد صاحب کاہلوں مربی سلسلہ کچھ عرصہ سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری شیر محمد صاحب ننگلی کی دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔

○ عزیز باسل احمد بعمر پونے دو سال کی صحت خراب ہے۔ عزیز وقفِ نو میں شامل ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد بٹ آف کنڈیارو کو ایک ایکسیڈنٹ میں خون بہہ جانے کی وجہ سے کمزوری ہو گئی ہے۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ ثمینہ فوزیہ بنت چوہدری انور حسن صاحب نے امسال میٹرک کا امتحان میں بفضل خدا ۷۲۲/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

مکرم انور حسن صاحب سیرالیون مغربی افریقہ میں احمدیہ جماعت کے سکولوں میں سالہا سال پرنسپل رہے تھے۔ واپسی پر انہیں نائب وکیل التصنیف کے عہدے پر تقرری کا اعزاز حاصل ہوا۔ آپ ایک نہائت قابل اور ذمہ دار کارکن تھے۔ اب ہم میں نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرماتا رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸، ہجرت ۱۳۶۹ ہش ۲۸ مئی ۱۹۹۰ء

جہیز۔ اچھی بات ہے یا بُری

جہیز پر بات ہو رہی تھی۔ کسی نے چھوٹتے ہی پوچھا، یہ لعنت ہے یا نعمت۔ جواب ملا۔ لعنت ہے۔ اور اس کی برائیوں کو بیان کرنے کے لئے سب نے اپنا اپنا بیان داغا۔ لوگ دوسروں کی طرف۔ جو امیر ہیں۔ دیکھتے ہیں اور پھر قرض لے کر اسی طرح کا جہیز اپنی بیٹی کو دیتے ہیں اور قرض اتارتے اتارتے ان کی کمر ٹوٹ جاتی ہے اور ایسی ہی بہت سی باتیں کہی گئیں۔ اور جہیز کو خوب رگیدا گیا۔ ان لوگوں نے بھی رگیدا جنہوں نے کل کلاں کو اپنی بیٹی کو اسی طرح جہیز دے کر رخصت کرنا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جہیز نہ اچھا ہے نہ بُرا ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ اچھا بھی ہے اور برا بھی ہے صرف جہیز کا لفظ سامنے رکھ کر اسے برا کہنے سے بات نہیں بنتی۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے بعض لوگ ٹیلی ویژن کو برا کہتے ہیں حالانکہ ٹیلی ویژن بذاتِ خود نہ برا ہے نہ اچھا اس کے ذریعہ اچھی بات دکھائی جائے تو یہ اچھا ہے اور بری بات دکھائی جائے تو برا ہے۔ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک پروگرام اچھا ہو تو ٹیلی ویژن اچھا لگتا ہے اور اس کے معاً بعد برا پروگرام ہو تو ٹیلی ویژن برا لگتا ہے۔

جہیز ہے بیٹی کی رخصتی کی تیاری کا نام۔ تیاری لازمی ہے۔ اور کون سے والدین ایسے ہیں جو بغیر تیاری کے بیٹی کو گھر سے رخصت کر دیں۔ بس یہ ہے کہ تیاری اتنی ہی کیجئے جتنی آپ میں استطاعت ہے۔ نہ قرض لیجئے اور نہ ضرورت سے زیادہ خرچ کیجئے۔ آپ لوگوں سے ڈرتے ہیں وہ کیا کہیں گے۔ کیا انہیں آپ کے معیار زندگی پر اعتراض ہے۔ کیا وہ آپ سے یہ کہنے آتے ہیں کہ آپ کا گھر کیسا ہے۔ اس میں رکھا ہوا سامان کیسا ہے آج آپ نے دال کیوں کھائی۔ ہرگز نہیں۔ ایسا کوئی نہیں کہتا۔ تو پھر ان کو یہ کہنے کا کیا حق ہے کہ آپ نے اپنی بیٹی کو رخصتی کے موقع پر اتنا کچھ کیوں نہیں دیا۔ جتنا آپ کے ہمسایہ نے دیا ہے۔ حوصلہ رکھئے۔ استطاعت کے مطابق خرچ کیجئے۔ لیکن خرچ ضرور کیجئے۔ بیٹی کو جو کچھ دے سکتے ہیں ضرور دیجئے۔ قرض ہرگز نہ لیجئے۔ اس طرح جہیز بری بات نہیں ہے۔

آپ نے پھبتی کسی مجھ پر تو کیا
آپ کو شاباش دی احباب نے؟

یا وہ روٹے اور پوچھا آپ سے
کر دیا مغرور کن اسباب نے؟

ابوالاقبال

آج اک آنسو نہ بھیج رہی ہوں کچھ دن بعد غزل بھیجونگی
آج متاعِ جاں لے لو تم سرمایہ سب کل بھیجونگی

نیند بھری آنکھیں تم لے لو۔ ان کے سپنے ٹوٹ گئے ہیں
آج آنکھیں نہ بھیجی ہیں کل کو آنکھوں کا کاجل بھیجوں گی

آنکھوں کے ٹوٹے تارے ہیں یا پھر چند آنسو باقی ہیں
اِن کی حفاظت تم کر لینا کچھ موتی کچھ جل بھیجوں گی

تو میرا محبوب محمدؐ نام ترا لینے سے روکیں؟؟
وہ تپتا سورج بھیجیں ہیں مَیں اُن کو بادل بھیجونگی

تیرے کاج سنور جائیں تو جان بھی میری حاضر ہے
لمحہ لمحہ روز جرا کر۔ اپنا مَیں پل پل بھیجوں گی

تیری رضا کی اوڑھ کے چادر خاموشی سے بیٹھ رہونگی
جذب ہیں جس میں آنسو میرے تجھکو وہ آنچل بھیجوں گی

ہاتھوں میں پتھر لے کر وہ مجھے ڈرانے آجاتے ہیں
مَیں رستے رستے دوڑی ہوں انکے لئے دلدل بھیجونگی

جُرمِ وفا پر قتل ہوئی ہوں۔ پر مقتول نہیں مَیں لوگو
پروانہ تعذیر کا دیکھ خود اپنا قاتل بھیجوں گی

جب یہ غزل لکھی تو عظمت کتنی دیر کو مَیں روئی ہوں؟
جاں کا وہ نذرانہ چاہیں مَیں آنکھوں کے پل بھیجونگی

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلبہ کیلئے عطایا

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق نادار اور یتیم طلبہ وطالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیر احباب سے گزارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات
نون ۔ سین

مصر میں بنیاد پرستوں سے تصادم

مصر میں مسلمان بنیاد پرستوں کے ایک روزہ احتجاجی مظاہرے کو ختم کرنے کے لئے گذشتہ روز حکومت کی ایک خاص پولیس فورس نے نہایت مؤثر ہتھیار استعمال کئے ایک موقعہ پر جب کہ یہ مظاہرے شدت اختیار کر رہے تھے تقریباً سو انتہا پسند مسلمانوں نے منشی ال تحک (MANSHEI TAHAK) گاؤں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی یہ گاؤں قاہرہ سے ۲۵ میل جنوب مغرب کی طرف ہے۔ اور نہایت زرخیز زمین پر واقع ہے۔ جانے کا راستہ کچا ہے اور بڑی سڑک سے کچھ فاصلے پر ہے۔ میلوں میل سفر کرنے کے باوجود صرف بچے ہی ان جگہوں پر کھیلتے دکھائی دیے یا ایک کسان اونٹ پر سوار جا رہا تھا۔ لیکن باوجود اس امن کی فضا کے احتجاجی مظاہروں نے اس جگہ خاصی شدت اختیار کر لی ہے اور یہ بات اس سال کے آغاز ہی سے شروع ہو گئی تھی گزشتہ دو ماہ میں خود ساختہ گرینیڈ پھینکنے سے ایک پولیس آفسر ہلاک ہو گیا۔ اور تقریباً ۹ زخمی ہو گئے۔ ان ۹ میں سے دو غیر ملکی سیاح تھے۔ گذشتہ ہفتے ایک اور پولیس کا اہلکار انتقال کر گیا اور کہتے ہیں کہ یہ مظاہرین کے لیڈر نے ہلاک کیا ہے۔ مظاہرین اپنے آپ کو نئے اسلامی جہاد کے پیروکار کہتے ہیں جو دراصل اسلامی جہاد تنظیم سے الگ ہو چکے ہیں۔ اس گروپ کا لیڈر "شوقی رزق د شیخ" خود بھی مظاہرین کے چند ہی روز بعد پولیس کے مقابلے میں ہلاک ہو گیا تھا۔ گذشتہ روز پولیس نے متعدد اشخاص کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے۔ جب مقامی طور پر اس بات کی اپیل کامیاب نہ ہوئی کہ یہ لوگ اپنے آپ کو حراست میں دے دیں۔ ایک باپ نے بھی اپنے دو بیٹوں کو تلقین کی کہ وہ اپنے آپ کو حراست میں دے دیں لیکن ایسا کرنے کی بجائے انہوں نے اپنے باپ کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور دوسرے تشدد پسند لوگوں کے ساتھ مل کر گلی کوچوں میں مظاہرے کرنے شروع کر دیئے۔ انہوں نے یہ بھی کوشش کی کہ گاؤں کے ارد گرد ایسا پہرہ لگا دیا جائے کہ کوئی شخص اندر داخل نہ ہو اور پھر ان لوگوں کو جن کے متعلق یہ شبہ ہو کہ وہ پولیس کو اطلاعات بہم پہنچاتے ہیں ختم کر دیا جائے۔ ایک شہری موٹر سائیکل پر وہاں سے بھاگ نکلا تاکہ پولیس کی امداد حاصل کرے۔ لوگوں نے اس کا پیچھا کیا اور پیچھا کرنے والوں نے دیکھا کہ پولیس نے بھی پوزیشنیں سنبھال لی ہیں۔ تاکہ ایک دفعہ مقابلہ ہو ہی جائے۔

جن لوگوں کی پولیس کو تلاش تھی انہوں نے ایک بہت بڑی نالی میں اپنے آپ کو چھپایا ہوا تھا اور وہ اسے خندق کے طور پر استعمال کر کے پولیس پر حملے کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے بتایا کہ پولیس نے چالیس منٹ تک روایتی ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کرنے کے باوجود کوئی کامیابی حاصل نہیں کی چنانچہ اس کے بعد انہوں نے روس کی تیار کردہ ایک مشین گن استعمال کی۔ جس کے نتیجے میں پندرہ کے پندرہ افراد جنکی انہیں تلاش تھی ہلاک ہو گئے۔ ایک سیکورٹی افسر نے اس واقعے کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ اب لوگ خوف زدہ ہو کر اپنی ان ناپسندیدہ حرکات سے باز آ جائیں گے ہر شخص کو مظاہرے میں حصہ لینے کیلئے سو دفعہ سوچنا پڑے گا۔ اس مقابلے میں پولیس کے چند افراد بھی کسی قدر زخمی ہوئے جبکہ بنیاد پرست مسلمانوں میں سے پانچ کو ہسپتال داخل کروانا پڑا یہ نئے اسلامی جہاد کے لیڈر مسٹر شوقی شیخ عمر عبدالرحمن کے شاگرد تھے اور یہ شیخ نابینا تھے۔ یہی وہ گروپ ہے جنکے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے صدر انور سادات کو ہلاک کیا تھا۔ جہاں تک اس گاؤں کے شہریوں کا تعلق ہے وہ کہتے ہیں کہ تمام ایسے لوگ جو یونیفارم میں ہوں چاہے یہ یونیفارم پولیس کی ہو یا فوج کی کافر ہیں اور ان کے خلاف جو بھی جرم سرزد ہو جائے اسے جرم نہیں کہنا چاہیئے۔ اس گروپ میں زیادہ تر ان پڑھ اور ناواقف لوگ شامل ہیں۔ اور ان کی اکثریت ایسی ہے جو پہلے کئی جرائم میں ملوث تھے۔ کہتے ہیں کہ مسٹر شوقی نے قرآن مجید کی متعدد آیات سے اپنے مجرمانہ افعال کی تائید پیش کی وہ بڑی احتیاط کے ساتھ آیات کا انتخاب کرتے تھے اور پھر ان کی غلط تاویل سے نہ صرف اپنے جرائم پر پردہ ڈالتے تھے۔ بلکہ ان کی حمایت میں بیان دیتے تھے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس گروہ کے علاوہ پانچ اور جہادی گروہ ہیں جو اصل جہاد تنظیم سے الگ ہو کر کام کر رہے ہیں۔

مصر و شام || تعلقات کی بحالی

حال ہی میں مصر کے صدر حسنی مبارک نے شام کا دورہ کر کے حافظ الاسد صدر شام اور عراق کے صدر صدام حسین کے تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ اس میں پوری طرح کامیابی تو نہیں ہوئی لیکن دورہ دیگر باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے خاصا کامیاب کہا جا سکتا ہے۔ اس وقت عربوں کو سب سے زیادہ پریشان کرنے والی روس سے یہودیوں کا آ کر اسرائیل میں عربوں کے مقبوضہ علاقوں میں بستیاں بسانا ہے۔ صدر حسنی مبارک شام کے اس دورے کے بعد چین کا دورہ کرنا چاہتے ہیں اور اس کے بعد مئی کے آخری ایام میں روس بھی جائیں گے۔ قاہرہ میں ایک ریلوے کلب میں محنت کے عالمی دن کے موقعے پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شام کے دورے کے ایک ہفتے بعد وہ چین جائیں گے۔ حسنی اور اس کے بعد روس کا دورہ کریں گے مبارک کی اس تقریر کو ٹیلی وژن پر دکھایا گیا اور اس میں ملکی اور غیر ملکی پالیسیوں سے ناظرین کو آگاہ کیا۔ جہاں تک خارجہ امور کی پالیسی کا تعلق ہے۔ صدر حسنی مبارک نے کہا کہ مصر چاہتا ہے انصاف پر مبنی ساری دنیا میں امن قائم ہونا چاہیے عراق کے خلاف جو مہم اس وقت چل رہی ہے اس سلسلے میں مبارک حسنی نے کہا کہ مصر اپنے عرب اور افریقی بھائیوں کا پوری طرح ساتھ دے گا اور ان کے لئے امن اور انصاف کے تقاضے پورے کروانے کی کوشش کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مصر نے نہایت یقینی اقدامات کئے ہیں تاکہ تباہ کن اسلحہ کو ختم کیا جائے اور مصر کا ارادہ ہے کہ وہ اپنی اس کوشش کو جاری رکھے گا تاکہ اسلحہ ختم کیا جائے اور انسان کو زندہ رہنے کا موقعہ دیا جائے اور ہماری آئندہ نسلیں خوف اور پریشانی سے آزاد زندگی بسر کریں۔ انہوں نے اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین کے متعلق فلسطینیوں کے احترام کو سامنے رکھتے ہوئے اور انکے جائز حقوق کے پیش نظر اسرائیل کو فیصلے کرنے چاہئیں۔ صدر حسنی مبارک نے لبنان میں جنگ کے خاتمے کی بھی خواہش کا اظہار کیا۔

بنک فلپائن کو دے دیا گیا

لوگوں کو تو بینک سے ان کا اپنا جمع کرایا ہوا روپیہ واپس ملتا ہے کبھی یہ سننے میں نہیں آیا کہ کسی شخص کو بینک کا بینک ہی مل جائے۔ لیکن ایک امریکی جج نے گذشتہ روز فیصلہ کیا کہ لاس اینجلس میں واقعہ کیلی فورنیا اوورسیز بینک فلپائن کی ری پبلک کو دیدیا جائے کیونکہ اس بینک نے یہ اعتراف کر لیا ہے کہ وہاں کے فرڈیننڈ مارکوس اور امیلڈا مارکوس نے اس بینک کو اپنے دھوکے کے لئے استعمال کیا تھا۔ گذشتہ مارچ میں بھی اس بینک نے اعتراف کیا تھا کہ وہ ایک دھوکہ دہی کے کیس میں ملوث تھا جس کے نتیجے میں وہاں کے ضلعی جج جان ٹیلنن نے بینک کو ۲۵ ہزار ڈالر اخراجات مقدمہ ادا کرنے کے لئے کہا تھا۔ امریکی حکومت نے اس بینک پر الزام لگایا تھا کہ یہ مسز مارکوس اور اسکے وفات یافتہ خاوند کو فلپائن سے بڑی بھاری رقوم چرانے میں مدد دیتا تھا۔ ان رقوم کی مالیت ۲۰ کروڑ ڈالر بتائی جاتی ہے پراسیکیوٹر نے عدالت کو بتایا کہ فلپائن کے رہنما اور اسکی اہلیہ وہاں سے چرائے ہوئے روپے کو نیویارک میں جائیداد خریدنے اور فن کے شہ پارے اور ازمنہ گذشتہ کی یادگاریں خریدنے پر صرف کرتے تھے۔ مسز مارکوس کا مقدمہ گذشتہ مارچ میں شروع ہوا تھا اور ابھی تک مینہٹن فیڈرل کورٹ میں جاری ہے۔ گورنمنٹ نے الزام لگایا ہے کہ یہ بینک فلپائن سے روپیہ چرا کر امریکہ میں لانے میں مارکوس کی مدد کرتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

بدر النساء، مغربی جرمنی

جناب سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب

جناب سیٹھ صدیق صاحب بانی کے متعلق اخبار الفضل میں پڑھ کر ان کی اور ان کی ساری فیملی کی یاد میں دل محبت کے جذبہ سے تڑپ اٹھا۔ ان کے گھر کے سب افراد ایک ایک کر کے آنکھوں میں گھوم گئے اور برداشت کرتے ہوئے بھی چند قطرے آنکھوں سے ٹپک پڑے۔ دل چاہا کہ ان کی یاد میں کچھ لکھوں تاکہ دل کو کچھ سکون حاصل ہو۔

محترم جناب سیٹھ صدیق صاحب بانی کی قادیان میں ہمارے گھر کے ساتھ ہی کوٹھی تھی۔ ہمارا گھر پہلے سے بنا ہوا تھا اور انہوں نے کوٹھی بعد میں خریدی تھی اور جن سے انہوں نے کوٹھی خریدی تھی وہ بھی بہت ہی پیارے لوگ تھے ان کی بیٹی میری بہت ہی پیاری سہیلی تھی جب انہوں نے کوٹھی بیچ دی اور وہ لوگ دوسری جگہ چلے گئے تو مجھ کو بہت دُکھ ہوا اور میں اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرنے لگی۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں محترم سیٹھ صدیق صاحب بانی کی فیملی آگئی ان کے پانچ بچے تھے تین لڑکے اور دو لڑکیاں۔ بہت پیارے بہت خوبصورت اور خوب سیرت۔ وہ ہمارے گھر بھی کھیلنے کے لئے آتے۔ میرے دو چھوٹے بھائی تھے مگر اس وقت وہ بیمار تھے اور ان کو خسرہ نکلا ہوا تھا۔ میری امّی جان نے ان کو کہا کہ تم ابھی ہمارے گھر کھیلنے مت آؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی یہ بیماری لگ جائے۔ جب بچے صحت مند ہو جائیں گے پھر کھیلنے آنا۔

بچوں نے اپنے گھر جا کر اپنی امّی جان کو بتایا تو سیٹھ صدیق صاحب کی بیگم ہمارے گھر آئیں اور بولیں کہ آپ میں اس قدر خلوص اور محبت پائی جاتی ہے اور تسلی دیتے ہوئے بولیں آپ ہمیں اپنا سمجھیں اور جو ضرورت ہو بتائیں اگر ڈاکٹر کی ضرورت ہو یا جو بھی ہم خدمت کے لئے ہر وقت حاضر ہیں اور گھر جا کر کھانا پکا کر اپنے نوکر کے ہاتھ بھیج دیا۔

ہمارے ابا جان بھی گھر پہ نہیں ہوتے تھے وہ محترم حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ڈرائیور تھے اور ہمیشہ ان کے ساتھ ہی ہوتے تھے۔

بچے جب صحت یاب ہو گئے تو میری امّی جان ان کے گھر گئیں۔ میں بھی امی جان کے ساتھ تھی۔ سلام کلام کے بعد امّی جان نے جب ان کا نام صدیق صاحب سنا تو امی جان کی آنکھوں میں ایکدم سے آنسو آگئے تو سیٹھ صاحب کی بیگم صاحبہ نے حیران ہو کر پوچھا کہ آپ غمزدہ کیوں ہو گئیں۔ امی جان آنسو پوچھتے ہوئے بولیں کہ میرے ایک بھائی جو مجھ سے بڑے تھے۔ ان کا نام بھی صدیق تھا وہ اللہ میاں کو پیارے ہو گئے۔ وہ مجھ کو بہت یاد آتے ہیں۔ سیٹھ صاحب کی بیگم صاحبہ نے امی جان کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ غم نہ کریں اللہ تعالیٰ کی رضا جس میں ہو وہی ہوتا ہے۔ آپ ہماری بہن ہیں۔ میں آپ کو آج سے اپنے شوہر کی بہن ہی سمجھوں گی اور اپنے بچوں کو بلا کر کہا کہ یہ آج سے تمہاری پھوپھی ہیں ان کو پھوپھی جان کہا کرو۔ بچے یہ سُن کر بہت خوش ہوئے اور ہمارے گھر بھاگے آئے اور میرے نانا جان سے بولے آپ ہمارے دادا جان لگتے ہیں۔ بچوں کی زبان سے یہ سن کر نانا جان بہت حیران بھی ہوئے اور خوش بھی ہوئے۔ جب امی جان گھر آئیں اور بتایا تو سن کر نانا جان کی آنکھوں میں بھی آنسو چھلک آئے جو کہ محبت کے جذبوں کا بلند ترین ذریعہ ہیں۔

سیٹھ صاحب بھی کاروبار کے سلسلہ میں زیادہ تر کلکتہ میں رہتے تھے۔ یہ سب باتیں ان کی غیر موجودگی میں ہوئیں۔ جب وہ اپنے گھر آئے تو بچوں نے ان کو ساری بات بتائی کہ یہاں ہمارے دادا جان ہیں اور ہماری پھوپھی بھی ہیں۔ تو انھوں نے اپنی بیگم سے پوچھا کہ کیا قصہ ہے ان کی بیگم نے ساری بات تفصیل سے بتائی تو وہ بھی بہت خوش ہوئے مگر نانا جان سے فوری ملاقات نہ ہو سکی کیونکہ جلسے کے دن تھے۔ سب جلسے میں گئے ہوئے تھے۔

جلسہ گاہ میں بچوں نے اپنے دادا جان کو دیکھ لیا تو اپنے ابا جان سے خوش ہوتے ہوئے بولے وہ دیکھیں ابا جان وہ ہیں ہمارے دادا جان اور اپنے ابا جان کا ہاتھ پکڑے ہوئے اور بھاگتے ہوئے دادا جان کے پاس لے آئے۔ اور اپنے ابا جان سے ملایا اور دونوں ایسے ہی ملے جیسے باپ بیٹے ملتے ہیں۔ اس دن سے ان کا سلوک بھی ہمارے ساتھ ایسے ہی تھا۔ جیسے اپنے سگے بہن بھائی ہوتے ہیں۔ ان کی دو لڑکیاں اتنی پیاری تھیں کہ آج بھی یاد کر کے دل تڑپ اٹھتا ہے۔ کیونکہ اس وقت میری کوئی بہن نہیں تھی اور مجھ کو بہن کا بہت شوق تھا۔

ایک دفعہ شام کا جھٹپٹا سا وقت تھا باہر سے کتے کے بھونکنے کی آواز آ رہی تھی۔ امّی جان نے کھڑکی میں سے جھانک کر دیکھا ایک بہت پیاری خوبصورت سی بچی کتے سے ڈر رہی تھی اور رو رہی تھی۔ امّی جان نے جلدی سے دروازہ کھول کر بچی کو اندر بلا لیا۔ بچی بہت سہمی ہوئی تھی اندر آگئی۔ بچی کو گود میں اُٹھایا منہ ہاتھ دھلا کر دودھ پلایا۔ بچی رو رو کر اتنی تھک گئی تھی کہ گود میں آتے ہی سو گئی۔ میں اس کے پاس بیٹھی دُعا کرتی رہی کہ اللہ میاں اس کے ماں باپ نہ ملیں اور یہ بچی ہمارے پاس ہی رہے۔ اور نماز میں بھی یہی دُعا کی۔ نانا جان نے عشاء کی نماز میں اعلان کروا دیا تھا اور بچی کے والدین جو ڈھونڈ ڈھونڈ کر پریشان تھے۔ بچی کو آ کر لے گئے اور میرا دل بہت اُداس ہو گیا

جب مجھ کو محترم سیٹھ صدیق صاحب کی بچیاں مل گئیں تو ان دونوں کو میں ایسے لئے پھرتی جیسے نہ معلوم کہاں کی دولت مل گئی ہے۔ اکثر اپنے پاس سلاتی اور جب وہ سو جاتیں تو ان کا منہ دیکھتی رہتی۔ وہ اپنی پھوپھی یعنی میری امی جان سے قرآن مجید پڑھتی تھیں۔ اور مجھ سے بھی پڑھتی تھیں۔ میں ان کو اردو اور حساب پڑھاتی تھی۔ مگر پڑھاتی کم اور رعب زیادہ جماتی تھی۔ یہ بتانے کے لئے کہ میں تمہاری بڑی بہن ہوں اور مارتی بھی خوب تھی اور جب میں ان کو کہتی تم سبق یاد نہیں کرتیں۔ اب میں تم سے نہیں بولوں گی تو وہ رونے لگتیں اور کہتیں نہیں باجی اب میں ہمیشہ ٹھیک سے یاد کروں گی اور پھر جان کر کے کہ ان کو بھی مجھ سے پیار ہے مجھ کو بہت لطف آتا تھا۔ یہی سننے کے لئے میں ان کو پریشان کرتی تھی۔ اور یہ دونوں پیاری بچیاں آج مجھ کو بہت یاد آتی ہیں۔

اس فیملی کے دین کے طریقے بھی عجیب و غریب تھے کہ کسی کو پتہ ہی نہیں لگنے دیتے تھے اور اس قدر دین کی خدمت کے باوجود بھی اپنے آپ کو بڑا محسوس نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں سیٹھ صاحب کی بیگم صاحبہ یعنی اپنی ممانی جان کے ساتھ ایک جلسہ میں گئی وہاں جب چندہ لکھایا جا رہا تھا تو میں نے بھی آٹھ آنہ لکھا دیا اور جب ممانی جان کی باری آئی تو انہوں نے اپنے اور اپنے شوہر کی طرف سے بڑی بڑی رقمیں جو ہزاروں میں گنی جائیں لکھوا ڈالیں تو میں حیران ہو گئی اور شرمندگی سے بولی کہ ممانی جان میں نے تو صرف آٹھ آنے ہی لکھوائے۔ تو انہوں نے بہت پیار سے جواب دیا کہ تم اس بات کا خیال مت کرو۔ خدا تعالیٰ کے سامنے تمہارے آٹھ آنے کی زیادہ وقعت ہے۔ اللہ تعالیٰ دل دیکھتا ہے رقم نہیں۔ میں حیران رہ گئی کہ زندگی اتنی سادہ اور چندے اتنے بڑے بڑے۔

جب کبھی ہم بیمار ہو جاتے تو ہمارے گھر آ کر ہمارا کام تک کر جاتیں۔ نلکے سے پانی بھر کر رکھ جاتیں۔ گھر کی صفائی کر جاتیں حالانکہ اپنے گھر کام کرنے کے لئے نوکر تھے۔ کھانا پکا کر نوکر کے ہاتھ بھیجتیں۔ ہم ان کے اتنے پیارے سلوک کو کبھی نہ بھلا سکے اور نہ بھلا سکیں گے۔ اللہ اللہ کیا خلوص تھا۔

آج بھی ان کی یادیں دل کو تڑپاتی رہتی ہیں۔ گو یورپ میں سب کچھ ملا مگر وہ محبت اور خلوص کبھی نہ مل سکا۔ امّی جان نے بتایا کہ ممانی جان کہتی ہیں کہ سیٹھ صاحب دنیا سے کوچ کرتے ہوئے بھی امی بہن کو یاد کیا کرتے تھے۔ ان کو یاد کر کے بے اختیار دل سے آواز اُٹھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ماموں جان کے درجات کو بلند کرے اور ہماری ممانی جان کو اپنے بچوں کی بے انتہا خوشیوں سے نوازے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی اولاد جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ ان کو خوش و خرم زندگی سے نوازے اور ہمیشہ ان کا حامی و ناصر ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالد ہدائت بھٹی ۔ ایم اے

بنکنگ ــــ کراس چیک

چیک کو کراس کرنے کی افادیت مضمرات اور کراسنگ کی اقسام کے بارے میں عام پڑھے لکھے لوگوں کو بھی بہت کم معلومات ہوتی ہیں جس کی وجہ سے بعض دفعہ کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کراسنگ کی تفصیلات میں جانے سے پہلے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ چیک کی پیشہ ورانہ تعریف اور کچھ قانونی مضمرات بیان کر دی جائیں۔ چیک کے بارے میں نیگوشی ایبل انسٹرومنٹ ایکٹ ۱۸۸۱ء کے سیکشن ۵ اور ۶ میں تصریحات دی ہوئی ہیں جن کے مطابق چیک ایک تحریری حکمنامہ ہے جو اس کو تحریر کرنے والا ایک خصوصی بنک کو جاری کرتا ہے کہ ایک خاص رقم جو اس چیک میں لکھی ہوگی ہے اسس شخص کو (خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو یا کوئی فرم ہو یا کمپنی یا کوئی ادارہ) جس کا نام چیک میں درج ہے یا جس کو یہ مذکورہ شخص حکم دے یا اس چیک کے حامل کو عندالطلب ادا کر دے۔ جو چیک جاری کرتا ہے اسے DRAWER یا جاری کنندہ کہتے ہیں جس بنک کے نام جاری کیا جائے اسے DRAWEE - BANK کہتے ہیں اور جس شخص کے نام جاری کیا جائے اس کو PAYEE کہتے ہیں۔ بنک کے پاس چیک کی ادائیگی کے تین طریقے ہیں۔

(۱) کاؤنٹر پر کیش ادائیگی کرنا

(۲) کاؤنٹر پر کسی دوسرے کے حساب میں چیک کی رقم جمع کر دینا۔

(۳) کلیئرنگ ہاؤس کے ذریعے کسی دوسرے بنک میں کسی کے حساب میں چیک کی رقم جمع کر دینا۔

جو چیک کیش کرنے کے لئے جاری کیا جاتا ہے اس کا اختیار PAYEE کو حاصل ہے کہ چاہے تو وہ خود کیش کروا لے یا کسی دوسرے آدمی کو کیش کرانے کے لئے دے دے۔ اگر تو چیک بیئرر ہے تو پھر حامل چیک خواہ وہ کوئی بھی ہو بنک سے کیش ادائیگی لے سکتا ہے۔ لیکن اگر چیک آرڈر ہے تو اس صورت میں خواہ وہ PAYEE ہو یا اس کا نامزد شخص جو بھی چیک بنک میں پیش کرے گا اس کو بنک میں اپنی شناخت کروانی پڑے گی۔ گویا بیئرر چیک ہونے کی صورت میں بنک قطعاً اس بات کا ذمہ دار نہیں ہے کہ چیک کی رقم کی ادائیگی کس کو کی گئی ہے لیکن آرڈر چیک کی صورت میں بنک اس بات کا پابند ہے کہ جس کو ادائیگی کرے اس کی شناخت کر لے۔ تاکہ بوقت ضرورت رقم وصول کرنے والے کا کھوج لگایا جا سکے۔ اس طرح آرڈر چیک جاری کرنے کا مقصد خاص طور پر یہ ہوتا ہے کہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ رقم مذکورہ PAYEE یا اس کی خواہش اور حکم کے مطابق کسی دوسرے شخص کو ادا کر دی گئی ہے۔ اس طرح گویا یہ محفوظ طریق ادائیگی کا ہوتا ہے جو چیک کیش کروانے کے لئے جاری کئے جاتے ہیں ان کو کھلے یعنی OPEN چیک کہتے ہیں۔ لیکن جو چیک بنک اکاؤنٹ میں جمع کرانے کی نیت سے جاری کئے جاتے ہیں ان چیکوں کو کراس کر دیا جاتا ہے۔ جو چیک OPEN ہو اسے کیش بھی کروایا جا سکتا ہے اور بنک اکاؤنٹ میں بھی جمع کروایا جا سکتا ہے لیکن جو چیک کراس کر دیا جاتا ہے وہ کیش نہیں کروایا جا سکتا بلکہ لازماً کسی بنک اکاؤنٹ میں جمع کروانا پڑتا ہے۔ اس طرح سے رقم کی ادائیگی محفوظ ہو جاتی ہے اور یقینی بھی۔ چیک کو کراس کرنے کے لئے چیک کے اوپر والے بائیں کونے پر دو متوازی لائنیں لگا دی جاتی ہیں۔ ان لائنوں کے درمیان اگر کچھ نہ لکھا جائے۔ یا اینڈ کمپنی یا ناٹ نیگوشی ایبل یا دونوں میں سے کچھ لکھ دیا جائے تو ہر صورت میں یہ جنرل کراسنگ ہی کہلائے گی جنرل کراسنگ کی صورتیں ایسی ہونگی۔

(۱) //　　(۲) & CO

(۳) AND COMPANY

(۴) NOT NEGOTIABLE　اور

(۵) & CO NOT NEGOTIABLE

جنرل کراسنگ کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس چیک کی رقم ہر صورت میں کسی بنک اکاؤنٹ میں جمع کی جائے گی۔ اگر چیک بیئرر ہے تو رقم کسی بھی بنک اکاؤنٹ میں جا سکتی ہے اور اگر آرڈر چیک ہے تو رقم تو بہر حال بنک اکاؤنٹ میں جمع کروائی جائے گی لیکن وہ چیک میں درج PAYEE یا جس کو وہ حکم کرے اس کے اکاؤنٹ میں ہی جمع کی جائے گی اور اگر چیک جاری کرنے والے شخص کی خواہش ہو کہ چیک کی رقم صرف اور صرف چیک میں درج PAYEE کے حساب میں ہی جائے تو ایسی صورت میں کراسنگ میں A/C PAYEE یا A/C PAYEE ONLY لکھ دیا جاتا ہے جس کی شکل اس طرح ہوتی ہے

A/C PAYEE ONLY　یا　A/C PAYEE

جہاں تک کراس چیک کا تعلق ہے یہ کسی بھی بنک میں اگر بیئرر کراس ہے تو کسی بھی اکاؤنٹ میں جمع کروایا جا سکتا ہے۔ اگر آرڈر چیک ہے تو چیک میں درج PAYEE کے اکاؤنٹ میں یا جبھی کسی دوسرے شخص کے نام PAYEE چیک کی پشت پر تحریر کرتا ہے اس کے حساب میں جمع ہو سکتا ہے لیکن اگر A/C PAYEE یا A/C PAYEE ONLY کی کراسنگ ہے تو یہ چیک لازماً کسی بنک میں جمع ہونا ہے اور لازماً چیک میں درج PAYEE کے حساب میں ہی جمع ہوتا ہے۔ گویا کسی خاص شخص کو یقینی اور قانونی ادائیگی کرنے کا بہترین طریقہ ہے کہ مذکورہ شخص کے نام A/C PAYEE یا A/C PAYEE ONLY کی کراسنگ والا چیک جاری کیا جائے۔ بنک کا فرض ہے کہ چیک جاری کرنے والے اکاؤنٹ ہولڈر کی ہدایات پر بتمام و کمال عمل کرے ورنہ نقصان کا بنک ذمہ دار ہوگا۔

یہ تو عام اور عوام میں رائج کراسنگ کی اقسام ہیں۔ تیسری قسم کراسنگ کی سپیشل کراسنگ کہلاتی ہے۔ اس میں کراسنگ کی دو لائنوں کے اندر جس خاص بنک میں چیک کی رقم جمع کروانی مقصود ہو اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے۔

B BANK OF PAKISTAN　یا　A BANK LTD

وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح بعض دفعہ کراسنگ کے درمیان NOT NEGOTIABLE لکھ دیا جاتا ہے اس کا ہرگز مطلب A/C PAYEE نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت گہری قانونی عبارت ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اگر وہ چیک جس پر ایسی کراسنگ ہو چیک میں درج شدہ PAYEE کسی دوسرے کو دیتا ہے تو اس کی قانونی حیثیت اس شخص سے بہتر نہیں ہو سکتی جتنی PAYEE کی ہو گی۔ اور اگر چیک آرڈر ہے تو جتنی PAYEE یا اس کے نامزد شخص کی ہو گی۔ فرض کریں PAYEE کے پاس چیک دو ہزار روپے کا ہے وہ کسی اور شخص کو دو ہزار روپے لے کر اس کے نام چیک INDORSE کر دیتا ہے۔ اور بعد میں PAYEE یا اس کے نامزد کردہ شخص کا اس چیک پر استحقاق ثابت نہیں ہوتا اور وہ چیک کی پے منٹ وصول نہیں کر سکتا تو ایسی صورت میں جس شخص نے دو ہزار روپے دے کر چیک لیا تھا وہ چیک جاری کرنے والے شخص کے خلاف اس حد تک ہی استحقاق کے لئے قانونی چارہ جوئی کر سکتا ہے جتنا کہ PAYEE کر سکتا ہے یعنی اگر PAYEE چیک جاری کرنے والے شخص پر صحیح استحقاق نہیں رکھتا تو باوجود دو ہزار روپے دے کر چیک ENDORSE کروا کر لینے کے وہ شخص چیک جاری کرنے والے کے خلاف قانونی طور پر صحیح استحقاق کا حقدار نہیں ہوگا۔

گو اس مضمون میں صرف چیک کی مختلف قسم کی کراسنگ کا ذکر ہے لیکن بنک ڈرافٹ گورنمنٹ ڈرافٹ۔ بنک پے منٹ آرڈر یا دوسرے مالی تمسکات سب پر کراسنگ کی حیثیت ایک جیسی ہی ہوتی ہے۔

یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ کراسنگ کون کر سکتا ہے۔ سب سے پہلے تو کراسنگ چیک یا بنک ڈرافٹ جاری کرنے والا شخص کر سکتا ہے اور اگر چیک یا ڈرافٹ OPEN ہو تو PAYEE یا کوئی بھی شخص کسی وقت بھی بعد میں کراسنگ دو لائنیں لگا کر کر سکتا ہے اور اگر چیک وغیرہ پر جنرل کراسنگ کی صورت میں خالی دو لائنیں لگائی گئی ہیں تو بعد میں کوئی بھی شخص ان لائنوں کے اندر A/C PAYEE یا AND COMPANY یا NOT NEGOTIABLE یا A BANK LTD وغیرہ وغیرہ لکھ سکتا ہے مطلب یہ ہے کہ خالی چیک کو کراسنگ سے اور خالی کراسنگ کو خاص یا سپیشل کراسنگ سے پر کیا جا سکتا ہے اور یہ کوئی بھی شخص کسی وقت بھی کر سکتا ہے۔ البتہ اگر کراسنگ کینسل کروانی ہو تو خواہ وہ کسی نے بھی کی ہو اس کو کینسل صرف چیک یا بنک ڈرافٹ وغیرہ جاری کرنے والا ہی کر سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کراسنگ کو کاٹ کر

CROSSING CANCELLED

لکھ کر اسی جگہ چیک یا ڈرافٹ جاری کرنے والے دستخط کرتے ہیں۔

A/C PAYEE کی کراسنگ سے نہ صرف یہ کہ صحیح PAYEE کے حساب میں رقم کا منتقل کرنا DRAWEE BANK کی ذمہ داری بن جاتی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے شہروں یا دوسرے ملکوں سے بذریعہ ڈاک چیک یا بنک ڈرافٹ بھیجنے میں گم ہو جانے کی صورت میں ان کے غلط استعمال کا بھی کوئی احتمال نہیں ہوتا اور ضروری کارروائی کے بعد دوسرا چیک یا بنک ڈرافٹ جاری کروایا جا سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلومات عامہ

گردے ہماری ریڑھ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں طرف کمر کے قریب واقع ہوتے ہیں۔ جسامت میں یہ ہماری مٹھی کے برابر ہوتے ہیں دو عام گردوں میں دو کروڑ بہت چھوٹے چھوٹے خون کے فلٹر ہوتے ہیں جو ہر روز ہمارے جسم کا ۵۰ گیلن خون صاف کرتے ہیں۔

کیکڑوں کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں اپنی عادتوں اور طور طریقوں کی وجہ سے یہ بڑی دلچسپ مخلوق ثابت ہوتی ہے اور سمندری کیڑوں میں یہ سب سے ذہین جانور ہے۔ بہت سے کیکڑوں کا گوشت دنیا میں بہت شوق سے کھایا جاتا ہے۔ اس قسم کے کیکڑے یوروپ کے ساحل پر کثرت سے ملتے ہیں کیکڑوں کا جسم چپٹا ہوتا ہے۔ اور ان پر ایک خول چڑھا ہوتا ہے۔ جن میں سے پانچ ٹانگیں باہر کو نکلی ہوتی ہیں۔ ان کی دو اگلی ٹانگیں بہت بڑی بڑی ہوتی ہیں اور ان کے آگے گرفت کے لئے آنکڑے سے بنے ہوتے ہیں۔ سب سے بڑے کیکڑے جاپان کے سمندروں میں ملتے ہیں ان کی ٹانگیں چار میٹر سے بھی زیادہ لمبی ہوتی ہیں اور ان کی چال اس لمبائی کی وجہ سے بے حد مضحکہ خیز ہوتی ہے۔ یہ تو آپ نے شائد دیکھا ہو گا۔ اگر آپ کبھی سمندر کے ساحل پر گئے ہوں کہ کیکڑے صرف آگے ہی نہیں بلکہ پیچھے اور دائیں بائیں بھی آسانی سے دوڑ سکتے ہیں۔

کالی بطخیں آسٹریلیا کے ساحلوں پر پائی جاتی ہیں۔ اور وہاں اتنی کثرت سے ہوتی ہیں کہ مغربی آسٹریلیا کی ریاست کا سرکاری نشان یہی سیاہ بطخیں ہیں۔ مغربی آسٹریلیا میں ساحلوں کے ساتھ ساتھ جو جھیلیں ہیں ان میں تیرتی ہوئی بطخیں بے حد دلچسپ نظارہ پیش کرتی ہیں۔ اب نیوزی لینڈ میں بھی سیاہ بطخوں کی نسلیں پروان چڑھ رہی ہیں۔ ہماری سفید بطخوں کی طرح یہ بھی بہت اچھی تیراک ہوتی ہیں۔ یہ بطخیں اس جگہ رہنا پسند کرتی ہیں جہاں یہ پیدا ہوئی تھیں اور یہ دنیا کی واحد بطخیں ہیں جو دوسرے علاقوں کو نہیں جاتیں۔ انڈے دینے سے پہلے کالی بطخیں جھیلوں کے جزیروں پر بڑے بڑے گھونسلے بناتی ہیں۔ بظاہر یہ ٹہنیوں کا ایک انبار ہوتا ہے جس کے بیچ میں ایک گڑھا سا بنا لیتی ہیں۔ پھر یہ اگست سے دسمبر تک انڈے دے کر ان پر بیٹھتی ہیں آسٹریلیا میں یہ بہار کے مہینے ہوتے ہیں ان کے بچے بہت چونچال ہوتے ہیں اور انڈوں سے نکلتے ہی تیرنا سیکھ لیتے ہیں۔ یہ بچے ماں کی پیٹھ پر سواری کرتے ہیں۔ اور وہیں نرم پروں میں سو بھی جاتے ہیں۔ ماں اپنی چونچ سے کیڑے مکوڑے اکٹھا کرتی ہے جنہیں یہ بچے کھاتے ہیں۔

شکر قندی امریکہ کے وسطی علاقوں کی پیداوار ہے۔ اب تو اسے تمام گرم اور مرطوب علاقوں میں اگایا جاتا ہے۔ شکر قند دراصل اپنے پودے کی جڑ ہوتی ہے اس میں شکر کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اسے سکھا کر آٹا بھی بنایا جا سکتا ہے۔ ہر ملک میں شکر قند کی رنگت الگ الگ ہوتی ہے۔ بعض علاقوں میں نارنجی اور سرخ شکر قندی بھی ہوتی ہے اس کا پودا بھی ۳ سے ۱۱ میٹر تک اونچا ہوتا ہے لیکن اس کا پتہ پان جیسا ہوتا ہے اور ڈنٹھل بہت لمبا ہوتا ہے۔ یہ خوب صورت پودا گھروں کے اندر سایہ میں بھی اگایا جا سکتا ہے۔

ٹیک جس درخت سے حاصل کی جاتی ہے۔ اس کا نام ٹیکٹونا ہے یہ دنیا کی سب سے بیش قیمت لکڑیوں میں شمار ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ بے حد سخت اور بہت پائیدار ہوتی ہے اور اس پر ان چیزوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا جو عام لکڑی کو کھا جاتی ہیں آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اس کی مضبوطی اس تیل کی وجہ سے ہوتی ہے جو اس کے اندر موجود ہوتا ہے ٹیکٹونا کا درخت صرف خط استوا کے جنگلوں میں ہوتا ہے جنگلوں میں جا کر اسے کاٹنا اور پھر باہر لانا بہت دشوار ہوتا ہے اور اسی لئے ٹیک کی لکڑی بہت مہنگی ہوتی ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ ٹیک برما میں ہوتی ہے اس کے بعد ہندوستان، تھائی لینڈ، جاوا اور سری لنکا میں ہوتی ہے۔ اس کا درخت ۲۰ میٹر اونچا ہوتا ہے البتہ ۱۰۰ سال پرانا درخت ۳۰ سے ۴۰ میٹر کی اونچائی تک پہنچ جاتا ہے۔ اس درخت کی چھال ایک سنٹی میٹر موٹی ہوتی ہے۔ اس کے نیچے سفید بکل ہوتا ہے۔ اور اس کے اندر اصلی لکڑی ہوتی ہے۔ جس میں بہت تیز خوشبو ہوتی ہے۔ اس کا رنگ سنہری مائل بھورا ہوتا ہے۔ مگر پختہ ہو کر یہ رنگ گہرا بھورا ہو جاتا ہے۔ اور اس میں گہری دھاریاں نمودار ہو جاتی ہیں گرم ملکوں میں اس کی قدر اس کی مضبوطی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ صدیوں پرانی عمارتوں میں ٹیک کے شہتیر ابھی تک محفوظ ہیں۔ بعض عمارتوں میں ٹیک کی لکڑی ایک ہزار سال سے لگی ہوئی ہے۔ ٹیک سے پانی کے جہاز بنائے جاتے ہیں۔ اور ان کا فرنیچر تیار کیا جاتا ہے۔ آج کئی طرح کی لکڑی ٹیک قرار دے کے بیچی جا رہی ہے کیونکہ وہ دیکھنے میں بالکل ٹیک جیسی ہوتی ہے۔

سب سے بڑا درخت وسطی افریقہ میں ہوتا ہے یہ عجیب وغریب درخت بہت اونچا تو نہیں ہوتا اور اس کی بلندی ۲۰ میٹر سے زیادہ نہیں ہوتی۔ لیکن اس کا تنا بہت ہی بڑا ہوتا ہے۔ اور اگر آپ اس کے گرد چلیں تو آپ کو ۸ سے ۹ میٹر تک کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ دیکھنے میں یوں لگتا ہے کہ زمین سے بڑی سی شے نکلی ہوئی ہے جس میں بہت سی چھوٹی چھوٹی شاخیں نمودار ہوتی ہیں۔ قدرت نے اس درخت کا تنا اندر سے یوں بنایا ہے کہ وہ برسوں کی خشک سالی برداشت کر سکتا ہے اس کی لکڑی ملائم اور سپنج جیسی ہوتی ہے۔ بارشوں کے موسم میں اس کے اندر بارشوں کا ذخیرہ جمع ہو جاتا ہے۔ جو پھر سوکھے موسموں میں کام آتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کی لکڑی زیادہ کارآمد نہیں ہوتی۔ نہ ہی عمارت سازی میں استعمال ہوتی ہے۔ اور نہ اس سے فرنیچر بنتا ہے۔ البتہ کبھی کبھی لوگ اس کے تنے کو کھوکھلا کر کے اندر گھر بنا لیتے ہیں۔

بقیہ: صا سے آگے

اپنے بھی تو کچھ تقاضے ہیں۔ اس کے اپنے بھی تو کچھ ذوق ہیں۔ وہ بھی تو پورے ہونے چاہئیں۔ اس لئے وہ عشق پھر بھی بے چینی پیدا کر دیتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے جس عشق کا ذکر فرمایا ہے وہاں ہر رضا کے ساتھ ایک متقابل رضا بھی ملتی ہے جو مرضیہ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم جس مقام پر بھی ہو گے خواہ تم اعلیٰ بندوں میں سے ہو یا ادنیٰ بندوں میں سے ہو، خواہ علماء میں سے ہو یا جہلاء میں سے ہو، حسین لوگوں میں سے ہو یا بدصورتوں میں سے ہو، میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ جب تم مجھ سے یا میری کسی ایک ادا سے بھی راضی ہو گے تو اس کے جواب میں ایک مرضیہ کی حالت بھی پاؤ گے اور اس کا ایک جواب دیکھو گے۔ میں ہمیشہ اس کے جواب میں تم سے راضی ہوا کروں گا اور تم سے اپنے پیار کا اظہار کروں گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ نومبر ۱۹۸۲ء)

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے دعا کی تحریک

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے گئے صدقات غریبوں اور ضرورت مندوں کے لئے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ صدقات اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں۔

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

حبوب مفید اٹھرا

HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA

NASIR ناصر

۲۰ گرام ـــ ۱۵/- روپے

۶۰ گرام ـــ ۴۵/- روپے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

وقاص رسول ابن مکرم منور احمد صاحب
نصیر آباد ربوہ

ثمینہ قیوم بنت مکرم عبدالقیوم صاحب
۱۰/۱۶، دارالیمن شرقی ربوہ

عطاء الرحمٰن ابن مکرم عبدالقیوم صاحب
۱۰/۱۶، دارالیمن شرقی ربوہ

شازل نذیر سندھو ابن مکرم چوہدری شوکت
نذیر سندھو دارالشکر ربوہ

فرخ لطیف ابن مکرم محمد اسد باجوہ صاحب
دارالصدر غربی ربوہ

ابراہیم احمد مبرور ابن مکرم داؤد احمد ناصر صاحب
دارالفضل ربوہ

ملک بلال احمد ابن مکرم ملک مبارک احمد صاحب
دارالنصر شرقی ربوہ

مرزا ظافر احمد اقبال ابن مکرم مرزا اقبال احمد صاحب
دارالنصر شرقی ربوہ

ظفر اللہ جوئیہ ابن مکرم عزیز اللہ صاحب جوئیہ
دارالنصر شرقی ربوہ

مرزا تنویر احمد طاہر ابن مکرم ظہیر احمد ندیم صاحب
دارالنصر شرقی ربوہ

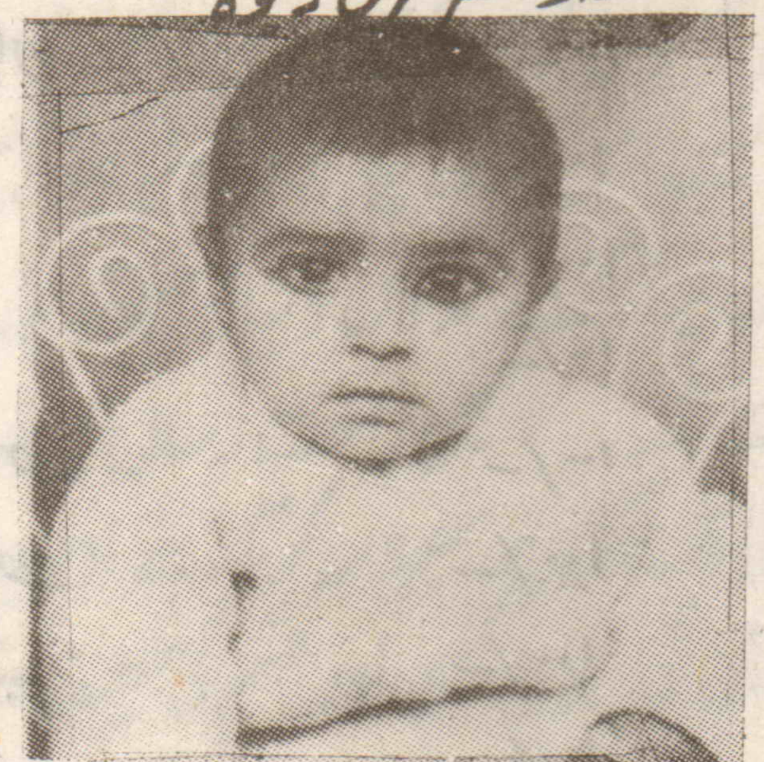

انعم خورشید بنت خورشید انور
۱/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ

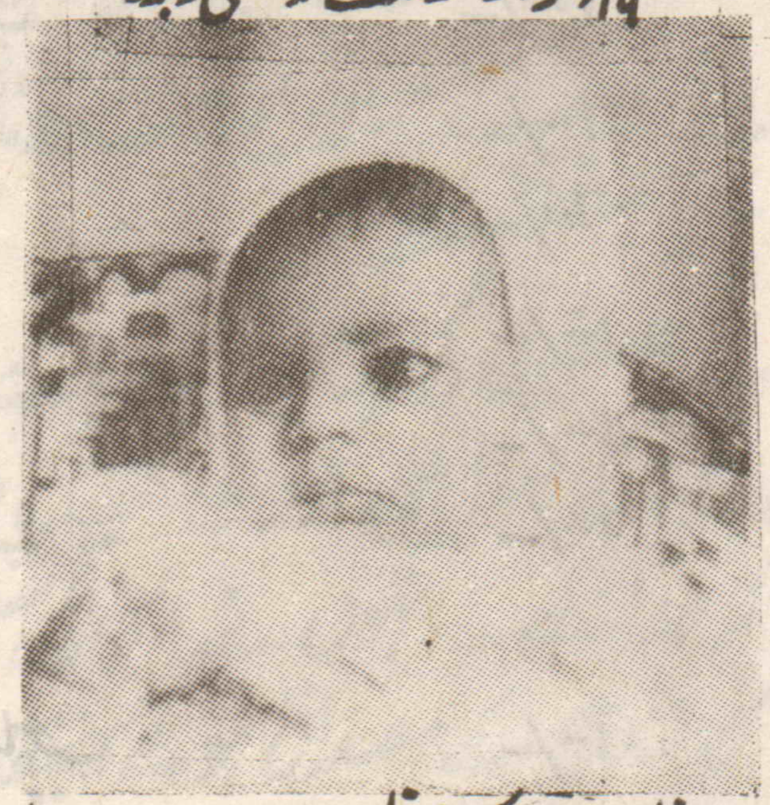

قدسیہ ظہیر بنت مکرم ظہیر الدین صاحب اعوان
معراجکے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

محمد حسیب اللہ ابن مکرم ڈاکٹر ناصر احمد جاوید صاحب
بیت الفضل ۔ حافظ آباد

عارف وقاص بھٹی ابن مکرم افتخار احمد بھٹی صاحب
دارالعلوم شرقی ربوہ

شکیل احمد ابن مکرم شفیق احمد صاحب
کارکن دفتر خزانہ ربوہ

ملیحہ انور بنت مکرم ملک انور احمد صاحب
اسامی باغ ۔ بھیرہ

نادیہ سرور بنت مکرم غلام احمد سرور صاحب
دارالنصر وسطی ربوہ

شاہد محمود ابن مکرم اصغر علی صاحب
گولارچی ضلع بدین

آپ کے گھروں میں یہ بچے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں ان
کا خیال رکھئے اور احسن طور پر تربیت کا فریضہ انجام دیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے ننھے مجاہدین

مجلس اطفال الاحمدیہ سمن آباد لاہور کے درج ذیل ننھے مجاہدین نے رمضان المبارک میں اپنا چندہ وقفِ جدید سو فیصدی ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو دینی اور دنیوی حسنات سے نوازے۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

۱۔	حماد علی ابن عبد المجید صاحب	۱۱۰/-
۲۔	محمد علی ابن عبد المجید صاحب	۱۱۰/-
۳۔	خرم مالک ابن میاں عبد المالک صاحب	۱۱۰/-
۴۔	نادیہ مالک بنت میاں عبد المالک صاحب	۵۰/-
۵۔	ماریہ مالک بنت میاں عبد المالک صاحب	۵۰/-
۶۔	مبشر محمود ابن ملک محمود مجید صاحب	۱۰۰/-
۷۔	نجلہ نثار بنت شیخ نثار احمد صاحب	۵۰۰/-
۸۔	جہانزیب نثار ابن شیخ نثار احمد صاحب	۴۰۰/-
۹۔	خرم نثار ابن شیخ نثار احمد صاحب	۴۰۰/-
۱۰۔	صبا شاہد بنت شاہد مصطفےٰ صاحب	۱۰۰/-
۱۱۔	عارفہ لبنیٰ بنت سعید فاروق صاحب چوہان	۱۰۰/-
۱۲۔	مونا سلیم بنت محمد سلیم صاحب	۱۰۰/-
۱۳۔	عائشہ سلیم بنت محمد سلیم صاحب	۱۰۰/-
۱۴۔	طلحہ معین ابن معین احمد خان صاحب	۱۰۰/-
۱۵۔	سعدیہ سعید بنت خواجہ اختر سعید صاحب	۱۰۰/-
۱۶۔	فائزہ سعید بنت خواجہ اختر سعید صاحب	۱۰۰/-
۱۷۔	شافیہ سعید بنت خواجہ اختر سعید صاحب	۱۰۰/-
۱۸۔	سمیرہ سعید بنت خواجہ اختر سعید صاحب	۱۰۰/-
۱۹۔	حمیرا سعید بنت خواجہ اختر سعید صاحب	۱۰۰/-
۲۰۔	صفوان سعید ابن خواجہ اختر سعید صاحب	۱۰۰/-
۲۱۔	ناصر ذیشان ابن رشید مبارک صاحب	۱۰۰/-
۲۲۔	نویل احمد	۱۰۰/-
۲۳۔	نوید احمد ظفر	۱۰۰/-
۲۴۔	تنزیل احمد طاہر	۱۰۰/-
۲۵۔	شمیم احمد فراز، قراۃ العین — بچگان شیخ فہیم احمد صاحب	۱۰۰/-
۲۶۔	وقاص احمد، وہاب احمد — بچگان شیخ ندیم افتخار صاحب	۱۰۰/-
۲۷۔	احسان احمد، اکبر احمد، امتہ اللطیف — بچگان خواجہ ارشاد احمد صاحب	۱۰۰/-

آپ کی خدمت
ہمارا نصب العین

رحمن بیکرز ربوہ
فون نمبر ۳۲۰

احباب کی خدمت میں عمدہ مٹھائیوں کے بعد اب پیش کرتے ہیں۔ صبح کا ناشتہ حلوہ پوری۔ چنے۔ عمدہ رس ملائی اور عنقریب بہترین آئسکریم۔

خدا کرے کہ ہم سب کو چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی عادت پڑ جائے۔

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل کے مشہور شاگرد حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
بے اولاد، نرینہ اولاد سے محروم، اٹھرا، بچوں کا سوکھا پن۔ گوجرانوالہ فون ۲۸۴۴۲، ربوہ فون ۹۰۶
قلعہ کالر والہ ، ملتان ، کراچی

خبریں

ملکی خبریں

○ بھارتی حملے کے خطرے کے پیشِ نظر پاکستان کی مسلح افواج کے اراکین کی مجبوری کی چھٹیوں کے سوا دیگر چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں اور ریزرو فوجیوں کو بلانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ پی آئی اے پاکستان ریلوے نیشنل لاجسٹک سیل اور پٹرولیم کا ذخیرہ کرنے والوں کو بھی ہنگامی حکمت عملی اختیار کرنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

○ تباہی و بربادی پھیلانے کا ایک شیطانی منصوبہ بروقت معلوم ہو جانے سے تین تخریب کاروں کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے دو بم برآمد کر لئے گئے ہیں۔ پولیس کی وردی میں ملبوس ایک تخریب کار نوشہرہ ریلوے اسٹیشن پر سات کلو وزنی خطرناک تباہی پھیلانے والا بم نصب کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا گیا۔ اسی طرح راولپنڈی بھیجا جانیوالا ایک بم پشاور ریلوے اسٹیشن سے برآمد کر لیا گیا۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی سندھ کے صدر سید قائم علی شاہ نے اعلان کیا ہے کہ پیپلز پارٹی سندھ حیدر آباد کے قتل عام کے خلاف پرامن یوم احتجاج منائے گی۔

○ پاکستانی علاقے میں دو افغان طیاروں نے بمباری کی۔ یہ دو طیارے شمالی وزیرستان کے علاقے میں پاکستانی سرحد میں گھس آئے اور بم گرا کر چلے گئے بموں سے کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔

○ صدر بش کے خصوصی ایلچی نے صدر غلام اسحٰق سے ملاقات کی اس سے قبل وہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کر کے آئے ہیں۔ امریکی ایلچی مسٹر رابرٹ گیٹس بعد ازاں بھارت روانہ ہو گئے۔

○ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین فیصل آباد کی طالبات نے اپنی پرنسپل کے تبادلہ کے خلاف احتجاج کیا پولیس اور شہریوں پر پتھراؤ کیا ایک بس اور کالج کینٹین کو آگ لگا دی

غیر ملکی خبریں

○ نئی دہلی کے سفارتی ذرائع کا کہنا ہے کہ بھارت اپنی سرحدوں پر لاکھوں کی تعداد میں فوجی بھیج رہا ہے اس کے علاوہ بھارت بھاری مقدار میں نیا اسلحہ خرید رہا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھارت پاکستان پر حملے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

○ وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو نے اپنے حالیہ اسلامی ملکوں کے دورے میں مصر میں لیڈروں سے ملاقات کی۔ انہوں نے اردن کے لیڈروں سے بھی گفتگو کی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں سے جھڑپ میں کم از کم تین حریت پسند شہید ہو گئے۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے عہدے کی آئندہ مدت کے لئے کسی مسلمان کو فائز کرانے کیلئے اسلامی ملکوں کی تنظیم نے بین الاقوامی سطح پر کوششیں شروع کر دی ہیں۔

○ اسرائیل کے وسطی قصبے رشوان کے باہر ایک اسرائیلی فوجی نے عرب مزدوروں پر گولی چلا دی جس سے کم از کم سات فلسطینی مزدور جان بحق اور سات زخمی ہو گئے یہ فائرنگ بلا اشتعال اور بلا جواز کی گئی۔ فائرنگ کے بعد یہ فوجی فرار ہو گیا۔

پتہ